Allama Iqbal Open University AIOU BA AD Solved Assignment NO 1 Autumn 2025

Code 426 Pakistani Adab-II

www.studyvillas.com

سوال نمبر *1:* *(الف)* درج ذیل سوالوں کے مختصر مگر جامع جوابات تحریر کیجیے۔

***1.* بلوچی زبان کے آثار کی قدامت کہاں تک پہنچی ہے؟**

بلوچی زبان کی قدامت اور تاریخی پس منظر ایک نہایت دلچسپ موضوع ہے۔ محققین کے مطابق بلوچی زبان کی ابتدا تقریباً **دسوی صدی عیسوی** یا اس سے بھی قبل کے زمانے میں ہوئی۔ اس زبان کے ابتدائی آثار ہمیں **قدیم ایرانی زبانوں** کے دور سے ملتے ہیں۔ دراصل بلوچی، ایرانی زبانوں کے شمال مغربی گروہ سے تعلق رکھتی ہے، اور اس کی جڑیں **اوستائی اور پہلوی زبان** سے جا کر ملتی ہیں۔

بلوچی زبان کے الفاظ، صوتیات، اور نحوی ساخت میں ایرانی اثرات واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ آثارِ قدیمہ اور لسانی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زبان کا ارتقاء ایران، بلوچستان، اور افغانستان کے خطے میں بتدریج ہوا۔ بعض محققین کا کہنا ہے کہ بلوچی زبان کے ابتدائی نقوش **قدیم مکران اور سیستان** کے علاقوں میں بولی جانے والی بولیوں میں بھی نظر آتے ہیں۔ اس

طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ بلوچی زبان نہ صرف پرانی ہے بلکہ اس کا ایک گہرا ثقافتی اور تمدنی پس منظر بھی موجود ہے جو آج تک زندہ ہے۔

---

2. بلوچی نظم اپنے اسلوب کے اعتبار سے اوستا کی کسی صنف سے مشابہ ہے؟

بلوچی نظم کے اسلوب اور ساخت کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ **اوستا کی گاثاؤں *(Gathas)*** سے بہت مشابہ دکھائی دیتی ہے۔ اوستا زرتشتی مذہب کی مقدس کتاب ہے جس میں نظم کی شکل میں دعا، مناجات اور مذہبی اشعار شامل ہیں۔

بلوچی شاعری میں بھی **موزونیت، داخلی آہنگ، اور روحانی احساس** پایا جاتا ہے۔ گاثاؤں کی طرح بلوچی نظم میں بھی **اخلاقیات، عشق، روحانیت اور حقیقت کی تلاش** کے موضوعات ملتے ہیں۔ مست تو کلی اور گل خان نصیر جیسے شعرا نے اس روایت کو مزید مضبوط کیا۔ بلوچی شاعری میں زبان کی سادگی، تکرار، اور صوتی حسن بالکل ویسا ہی ہے جیسا اوستائی اشعار میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ بلوچی نظم، اوستا کی گاثاؤں کی فکری اور اسلوبیاتی وراثت کی ایک جدید شکل ہے۔

---

3. مست تو کلی کے کلام کی سب سے بڑی خصوصیت کیا ہے؟

مست تو کلی، بلوچی ادب کے عظیم صوفی شاعر تھے جنہیں **بلوچی زبان کا رومی** کہا جاتا ہے۔ ان کے کلام کی سب سے بڑی خصوصیت **عشق و معرفت کی گہرائی** ہے۔ ان کی شاعری میں عشقِ حقیقی *(اللہ سے محبت)* اور عشقِ مجازی *(انسانی محبت)* دونوں کے پہلو نمایاں ہیں۔

ان کے اشعار میں **سادگی، روانی، اور روحانی درد** پایا جاتا ہے۔ وہ فطرت کے مظاہر سے روحانی مفاہیم اخذ کرتے ہیں، اور عشق کو انسان کی زندگی کا اصل مقصد قرار دیتے ہیں۔ ان کے ہاں عورت کا کردار بھی **روحانیت اور**

www.studyvillas.com

پاکیزگی کی علامت کے طور پر ابھرتا ہے۔
مست تو کلی کے کلام کی ایک اور بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ **تصوف کے نظریات کو عوامی انداز میں پیش کرتے ہیں** تاکہ عام انسان بھی ان باتوں کو سمجھ سکے۔ ان کی شاعری میں فکری بلندی، اخلاقی پیغام، اور کائناتی عشق کی جھلک نمایاں ہے۔

---

4. آزات جمالدینی کہاں پیدا ہوئے؟
آزات جمالدینی بلوچی زبان کے ایک ممتاز ادیب، شاعر، اور محقق تھے۔ ان کی پیدائش **بلوچستان کے علاقے تربت (مکران)** میں ہوئی۔ انہوں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ بلوچی زبان و ادب کی خدمت میں گزارا۔
آزات جمالدینی نے بلوچی زبان کے فروغ کے لیے علمی اور ادبی کام کیے۔ وہ ایک صحافی، نقاد، اور ادیب کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ انہوں نے مختلف ادبی رسائل کی ادارت بھی کی اور بلوچی زبان میں جدید نثر اور شاعری کے رجحانات کو فروغ دیا۔
ان کے مضامین میں بلوچی قوم کی ثقافت، تاریخ، اور زبان کے ارتقاء پر گہری تحقیق ملتی ہے۔ ان کی علمی خدمات کی وجہ سے انہیں بلوچی ادب کا ایک نمایاں ستون کہا جاتا ہے۔

---

5. "در چین" کس کا مجموعہ کلام ہے؟
"در چین" بلوچی زبان کے مشہور شاعر **گل خان نصیر** کا مجموعہ کلام ہے۔ گل خان نصیر نہ صرف شاعر بلکہ ایک سیاست دان، فلسفی اور دانشور بھی تھے۔ ان کے اس مجموعہ کلام میں **قومی شعور، سیاسی بیداری، انسانی مساوات، اور عشق** کے موضوعات شامل ہیں۔
"در چین" کا کلام اپنے فکری گہرے پن اور انقلابی جذبات کے لیے جانا جاتا ہے۔ گل خان نصیر نے اپنی شاعری کے ذریعے بلوچ قوم میں آزادی اور

www.studywillas.com

شناخت کا احساس پیدا کیا۔ ان کی شاعری میں **سماجی انصاف، استحصال کے خلاف آواز، اور علم و شعور کی روشنی** نمایاں ہے۔
لہٰذا "در چین" صرف ایک شعری مجموعہ نہیں بلکہ ایک فکری منشور بھی ہے جو بلوچ قوم کی شناخت اور خودی کا اعلان ہے۔

---

6. جو انسال بگٹی کب فوت ہوئے؟

جو انسال بگٹی بلوچی زبان کے مشہور شاعر اور قصیدہ گو تھے۔ ان کا شمار ان شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے بلوچی شاعری کو عوامی رنگ عطا کیا۔
وہ ***1950*ء میں وفات پائے۔**
ان کے کلام میں **حب الوطنی، بہادری، سرداری نظام کی تعریف، اور تاریخی روایات** کو بیان کیا گیا۔ انہوں نے اپنے قصائد میں بلوچ قبیلوں کی فتوحات، شجاعت، اور اخلاقی قدروں کو زندہ رکھا۔
ان کے اشعار میں بلوچی ثقافت، لباس، اور زبان کی اصل روح جھلکتی ہے۔ اس طرح جو انسال بگٹی کی شاعری بلوچی سماج کی ایک جیتی جاگتی تصویر پیش کرتی ہے۔

---

7. بلوچی میں قرآن پاک کا ترجمہ کس نے کیا؟

بلوچی زبان میں قرآن پاک کا پہلا مکمل ترجمہ **مولوی عبدالصمد سربازی** نے کیا۔ انہوں نے نہایت سادہ اور فصیح زبان میں ترجمہ کیا تاکہ عام لوگ قرآن کا مفہوم سمجھ سکیں۔
یہ ترجمہ نہ صرف مذہبی لحاظ سے اہم تھا بلکہ اس نے بلوچی زبان کی وسعت کو بھی بڑھایا۔ اس ترجمے کے ذریعے عربی کے کئی الفاظ اور اصطلاحات بلوچی زبان میں شامل ہوئیں، جس سے زبان کی فکری اور لسانی بنیاد مزید مضبوط ہوئی۔

www.studyvillas.com

مولوی عبدالصمد سربازی کا یہ کارنامہ بلوچی مذہبی اور علمی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

---

8. بلوچی کے کسی نامور قصیدہ گو کا نام لکھیں۔

بلوچی زبان کے مشہور قصیدہ گو شاعر **گل محمد مری** تھے۔ ان کے قصائد میں بلوچ قبائل کی بہادری، سرداری، اور اجتماعی زندگی کے پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔

انہوں نے اپنے کلام میں بلوچ روایات، قبائلی ہم آہنگی، اور عزت و غیرت کے جذبے کو اجاگر کیا۔ ان کے قصائد آج بھی بلوچی ثقافت کا اہم حصہ ہیں اور کئی محافل میں پڑھے جاتے ہیں۔

ان کے کلام میں ایک خاص موسیقیت، فخر، اور جذباتی حرارت پائی جاتی ہے جو بلوچی شاعری کی روح ہے۔

---

9. "زہیر" کے بلوچی میں کیا معنی ہیں؟

"زہیر" کے بلوچی میں معنی **دوست، یار**، یا **محبوب** کے ہیں۔ یہ لفظ محبت، قربت، اور انسانی تعلق کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

بلوچی شاعری میں یہ لفظ بہت عام ہے اور اکثر اسے محبوب کے لیے استعاراتی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، شاعر جب اپنے "زہیر" کا ذکر کرتا ہے تو وہ اپنے محبوب یا روحانی دوست کی بات کر رہا ہوتا ہے۔

یہ لفظ بلوچی ثقافت میں تعلقات اور محبت کے خلوص کی علامت ہے۔

---

10. میر محمد حسین عنقا کس پرچے کے مدیر تھے؟

میر محمد حسین عنقا بلوچی ادب کے ایک اہم ادیب، صحافی اور مدیر تھے۔ وہ

www.studyvillas.com

ماہنامہ **"اومان"** کے مدیر تھے۔ "اومان" ایک ادبی جریدہ تھا جو بلوچی زبان و ادب کے فروغ کے لیے جاری کیا گیا۔

اس پرچے میں بلوچی زبان کے شعرا، ادبا، اور محققین کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ عنقا صاحب نے اس کے ذریعے بلوچی زبان میں جدید فکری رجحانات کو فروغ دیا۔

ان کے ادبی کارنامے نے بلوچی ادب کو ایک نئی سمت عطا کی، اور ان کا شمار جدید بلوچی صحافت کے بانیوں میں ہوتا ہے۔

---

www.studyvillas.com

(ب) درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے۔

---

1. مژدہ (مژدہ)

معنی: خوشخبری، اچھی خبر، مسرت آمیز اطلاع۔

وضاحت: یہ لفظ فارسی زبان سے ماخوذ ہے اور اکثر شاعری میں کسی خوشی یا کامیابی کی خبر دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثال: مژدہ ہو کہ آج بہار آگئی۔

---

2. کلمت (کلمت)

معنی: کلمات کا واحد، یعنی لفظ، بات، قول یا جملہ۔

وضاحت: عربی زبان کا لفظ ہے جو عموماً قرآن و حدیث میں استعمال ہوتا ہے۔

مثال: اللہ تعالیٰ کا کلمت الحق ہمیشہ غالب رہتا ہے۔

---

3. پیردان

معنی: دانا شخص، بزرگ، تجربہ کار بزرگ مرد۔

وضاحت: فارسی الاصل لفظ ہے، "پیر" بمعنی بزرگ اور "دان" بمعنی علم رکھنے والا۔

مثال: پیردان لوگوں کی صحبت انسان کو شعور عطا کرتی ہے۔

---

4. الس

معنی: خطرہ، پریشانی، غم یا مصیبت۔

وضاحت: یہ لفظ بلوچی اور فارسی دونوں میں استعمال ہوتا ہے اور اس کا

www.studyvillas.com

مطلب ذہنی یا جسمانی اذیت بھی لیا جاتا ہے۔
مثال: وہ اپنے دوست کی جدائی کے الس میں مبتلا تھا۔

---

5. سرچمگ
معنی: علم، جھنڈا، پرچم، علامتِ شناخت۔
وضاحت: یہ بلوچی زبان کا لفظ ہے جو قبیلے یا گروہ کی پہچان کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔
مثال: بلوچ سردار اپنے سرچمگ کے ساتھ محاذ پر گئے۔

---

6. نفاق
معنی: دوغلا پن، ظاہری ایمان اور باطنی کفر، دو رخی۔
وضاحت: عربی الاصل لفظ ہے، قرآن میں منافقین کے کردار کے بیان میں یہ لفظ بار بار استعمال ہوا ہے۔
مثال: نفاق سے بڑا کوئی اخلاقی جرم نہیں۔

---

7. دستار
معنی: عمامہ، پگڑی، سر پر باندھنے کا کپڑا۔
وضاحت: یہ لفظ عزت، وقار، اور احترام کی علامت سمجھا جاتا ہے، خاص طور پر بلوچ اور پشتون ثقافت میں۔
مثال: اس نے اپنے باپ کی دستار کو امانت سمجھ کر سنبھال رکھا تھا۔

---

8. وارفتہ
معنی: محبت یا جوش میں دیوانہ، جذبے میں کھویا ہوا شخص۔

www.studywillas.com

وضاحت: فارسی زبان کا لفظ ہے جو عشق یا جذبے کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔
مثال: وہ اپنے محبوب کے خیال میں وارفتہ رہتا ہے۔

---

9. کمند
معنی: رسی، پھندا، لٹکانے یا پکڑنے کا آلہ۔
وضاحت: فارسی الاصل لفظ ہے جو شکاری یا پہاڑ چڑھنے والے استعمال کرتے ہیں۔
مثال: اس نے کمند ڈال کر گھوڑے کو قابو میں کر لیا۔

---

10. جنگِ ملی
معنی: قومی جنگ، آزادی یا قوم کی بقاء کے لیے لڑی جانے والی لڑائی۔
وضاحت: یہ ترکیب بلوچی اور فارسی ادب میں قومی آزادی کی تحریکوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔
مثال: بلوچ قوم نے اپنی آزادی کے لیے جنگِ ملی لڑی۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 2: بلوچی زبان کی لسانی خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔

بلوچی زبان پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے علاوہ ایران، افغانستان، عمان، خلیجی ممالک اور مشرقِ وسطیٰ کے بعض علاقوں میں بھی بولی جاتی ہے۔ یہ زبان قدیم ایرانی زبانوں کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور اپنی ساخت، الفاظ اور لہجے کے اعتبار سے ایک منفرد زبان ہے۔ بلوچی زبان کی لسانی خصوصیات نہ صرف اس کی صوتیات، صرف و نحو، اور الفاظ کے استعمال میں نمایاں ہیں بلکہ یہ اس کے تہذیبی پس منظر اور تاریخی ارتقاء کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ ذیل میں اس کی اہم لسانی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں:

---

1. زبان کا خاندانی تعلق

بلوچی زبان ہند آریائی زبانوں کے بڑے خاندان **ہند ایرانی گروہ** کی ایک شاخ **ایرانی زبانوں** سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا تعلق خاص طور پر **مغربی ایرانی زبانوں** سے ہے جن میں فارسی، کردی اور پشتو شامل ہیں۔ اس رشتہ داری کی وجہ سے بلوچی زبان میں فارسی اور پشتو کے کئی الفاظ اور نحوی ساختیں

www.studyvillas.com

مشترک پائی جاتی ہیں۔

مثال کے طور پر:

- فارسی: "دوست" → بلوچی: "دوست"
- فارسی: "دل" → بلوچی: "دل"
- پشتو: "خوشحال" → بلوچی: "خوشحال"

---

2. صوتی (Phonological) خصوصیات

بلوچی زبان کی صوتی ساخت بڑی دلچسپ ہے۔ اس میں حروفِ صحیح (consonants) اور حروفِ علت (vowels) دونوں کی واضح تفریق موجود ہے۔

www.studyvillas.com

- بلوچی میں **حروفِ علت** *(a, e, i, o, u)* کے مختلف صوتی لہجے استعمال ہوتے ہیں۔

- یہ زبان ***nasal sounds*** *(*ناک سے ادا ہونے والی آوازیں*)* استعمال کرنے میں مہارت رکھتی ہے، جیسے "م"، "ن"، "نگ" وغیرہ۔

- کئی الفاظ میں ***aspirated consonants*** *(*ہوا کے ساتھ نکلنے والی آوازیں*)* پائی جاتی ہیں، جیسے "کھ"، "پھ"، "ٹھ" وغیرہ۔

- بلوچی میں فارسی کے اثر کے باعث "خ"، "غ"، "ق" اور "ح" کی آوازیں بھی مستعمل ہیں۔

مثالیں:

- "گھر" → "گھَر"

www.studyvillas.com

- "خوش" → "خُش"

- "دل" → "دل"

---

3. نحوی *(Grammatical)* خصوصیات

بلوچی زبان کی نحوی ساخت *(Syntax)* بھی ایرانی زبانوں کی طرح ہے۔

- ***جملہ ترتیب:*** بلوچی میں جملے کی ترتیب **فاعل + مفعول + فعل *(SOV)*** ہوتی ہے۔

  مثال:

  "من کتاب بینت" → "میں کتاب دیکھتا ہوں"

- ***صفت کا استعمال:*** صفت ہمیشہ اسم سے پہلے آتی ہے۔

  مثال: "سفید گھر" → "سپید کور"

www.studyvillas.com

- **ضمائر:** بلوچی میں ضمائر کے تین صیغے *(first, second, third person)* اور دو حالتیں (واحد اور جمع) ہیں۔

مثالیں:

  - من (میں)
  - تو (تم)
  - او (وہ)

---

4. صرفی *(Morphological)* خصوصیات

بلوچی زبان میں **افعال، اسماء اور صفات** کے درمیان تعلق مختلف لاحقوں *(suffixes)* اور سابقوں *(prefixes)* کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔

www.studyvillas.com

- **افعال کی تبدیلی:** فعل کی شکل زمانہ، شخص، اور عدد کے مطابق بدلتی ہے۔

  مثال:

  - من گُپت → میں بولتا ہوں
  - تو گُپتی → تم بولتے ہو
  - او گُپت → وہ بولتا ہے

- **اسم کی جمع:** جمع بنانے کے لیے آخر میں **"ان" یا "گان"** کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

  مثالیں:

  - مرد → مردان (مرد)

www.studyvillas.com

- دوست → دوستان (دوست)

---

5. لغوی *(Lexical)* خصوصیات

بلوچی زبان کا ذخیرہ الفاظ انتہائی وسیع اور متنوع ہے۔ اس میں **فارسی، عربی، پشتو، اردو، سندھی** اور **انگریزی** زبانوں سے مستعار الفاظ شامل ہیں۔

- **فارسی الفاظ:** کتاب، دوست، عشق
- **عربی الفاظ:** علم، حقیقت، نبی
- **اردو اثرات:** حکومت، سیاست، عدالت
- **انگریزی الفاظ:** اسکول، ریڈیو، گاڑی

www.studyvillas.com

یہ مختلف زبانوں کے الفاظ بلوچی کو ایک جامع اور لچک دار زبان بناتے ہیں۔

---

6. بولیوں *(Dialects)* کا تنوع

بلوچی زبان میں کئی بولیاں بولی جاتی ہیں جن میں سے نمایاں درج ذیل ہیں:

1. ***مکرانی (Southern Balochi)***

2. ***سلیمانی (Eastern Balochi)***

3. ***رختی (Western Balochi)***

4. ***کچھی بلوچی***

یہ بولیاں صوتی اور صرفی اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں، لیکن بنیادی ساخت ایک جیسی ہے۔

www.studyvillas.com

مثال کے طور پر:

- "میں جاتا ہوں" → مکرانی: "من آتاں"

- "میں جاتا ہوں" → سلیمانی: "من چیگاں"

---

7. ادبی و شعری خصوصیات

بلوچی زبان میں **شعری روایت** بہت پرانی ہے۔ بلوچی شاعری میں **تشبیہ، استعارہ، محاورہ اور قافیہ** کا بھرپور استعمال کیا جاتا ہے۔

- اس کے اشعار میں **قبائلی زندگی، بہادری، عشق، فطرت** اور **غیرت** کا بیان نمایاں ہے۔

www.studyvillas.com

- مستِ توکلی، جام درک، عطا شاد، گل خان نصیر جیسے شعرا نے زبان کو ادبی بلندی بخشی۔

مثال کے طور پر مستِ توکلی کا ایک شعر:

"دل انت نالاں انت، ہواں گلین انت"

(دل نالاں ہے، ہوا غمگین ہے)

---

8. تحریری نظام

بلوچی زبان کا رسم الخط **نستعلیق (اردو فارسی طرز)** پر مبنی ہے، تاہم ایران میں یہ **عربی رسم الخط** میں لکھی جاتی ہے۔ کچھ علاقوں میں رومن رسم الخط بھی استعمال ہوتا ہے، خاص طور پر آن لائن ذرائع میں۔

---

9. بلوچی زبان کی معنوی وسعت

www.studyvillas.com

بلوچی میں الفاظ کے کئی مفاہیم ہوتے ہیں، جو سیاق و سباق کے مطابق معنی بدل لیتے ہیں۔ مثلاً:

- "دل" → محبت، ہمت، یا مرکزِ احساس

- "زمین" → وطن یا ملک

یہ معنوی وسعت بلوچی زبان کو ایک ادبی اور تخلیقی زبان بناتی ہے۔

---

10. بلوچی زبان کا سماجی و ثقافتی کردار

بلوچی زبان صرف بول چال کا ذریعہ نہیں بلکہ **بلوچ ثقافت، اقدار، اور تاریخ** کا مظہر ہے۔ اس میں قبائلی روایات، ہیرو ازم، عزت و غیرت، اور دوستی جیسے تصورات گہرائی سے پیوست ہیں۔

نتیجہ

www.studyVillas.com

بلوچی زبان ایک قدیم، بھرپور، اور ثقافتی لحاظ سے اہم زبان ہے جو اپنی صوتی، نحوی، صرفی، اور لغوی خصوصیات کی بنا پر نہ صرف ادبی دنیا میں نمایاں مقام رکھتی ہے بلکہ **بلوچ قوم کی شناخت، تاریخ اور تمدن** کی محافظ بھی ہے۔ یہ زبان اپنے اندر وہ وسعت رکھتی ہے جو اسے وقت کے ساتھ زندہ اور ترقی پذیر بناتی ہے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر *3:* بلوچی لوک گیتوں پر مفصل نوٹ لکھیے۔

بلوچی زبان کی ادبی روایت نہایت قدیم اور زرخیز ہے، جس میں لوک ادب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ لوک ادب میں کہانیاں، ضرب الامثال، محاورے، پہیلیاں، روایتی قصے، اور خاص طور پر **لوک گیت *(Folk Songs)*** نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بلوچی لوک گیت صرف فنِ موسیقی یا شاعری کا مظہر نہیں بلکہ یہ بلوچ قوم کی **تہذیبی تاریخ، جذبات، روایات، جنگی غیرت، محبت، دکھ درد اور فطری احساسات** کا آئینہ دار ہیں۔ ان گیتوں کے ذریعے بلوچ قوم نے اپنی زندگی کے ہر پہلو کو محفوظ کر لیا ہے۔

ذیل میں بلوچی لوک گیتوں کی تاریخی پس منظر، اقسام، موضوعات، ساخت اور ثقافتی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی جاتی ہے۔

---

1. تاریخی پس منظر

بلوچی لوک گیتوں کی روایت ہزاروں سال پرانی ہے۔ بلوچ قوم چونکہ قدیم زمانے سے ایک **خانہ بدوش اور جنگجو** قوم رہی ہے، اس لیے ان کی زندگی

www.studyvillas.com

کا بڑا حصہ **جنگوں، ہجرتوں، محبتوں اور قربانیوں** سے بھرا ہوا ہے۔ یہی تجربات ان کے گیتوں میں جھلکتے ہیں۔

ان گیتوں کو عموماً خواتین گاتی تھیں، خاص طور پر شادی، خوشی یا غم کے موقع پر۔ بلوچی لوک گیت **تحریر شدہ نہیں بلکہ زبانی روایت** کے ذریعے نسل در نسل منتقل ہوتے رہے ہیں۔ اسی لیے ان میں ہر علاقے کی بولی اور ثقافتی رنگ جھلکتا ہے۔

---

2. بلوچی لوک گیتوں کی اہم خصوصیات

بلوچی لوک گیت اپنی سادگی، جذباتی گہرائی، اور فطرت سے قربت کی وجہ سے منفرد ہیں۔ ان کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. **سادگی اور خلوص:** گیتوں میں زبان سادہ مگر اثر انگیز ہوتی ہے۔

2. **آہنگ اور لے:** گیت مخصوص موسیقی اور دھن پر گائے جاتے ہیں جن میں جذباتی نرمی یا تیزی حالات کے مطابق ہوتی ہے۔

www.studyvillas.com

3. **زبانی روایت:** یہ گیت لکھی نہیں بلکہ زبانی طور پر یاد کیے جاتے اور نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔

4. **علاقائی رنگ:** مختلف علاقوں کے گیت اپنے مخصوص لہجے اور ثقافتی انداز رکھتے ہیں۔

5. **موضوعاتی وسعت:** محبت، جنگ، جدائی، بہادری، فطرت، ماں کی محبت، وطن پرستی، اور مزاحمت جیسے موضوعات عام ہیں۔

---

3. بلوچی لوک گیتوں کی اقسام

بلوچی لوک گیتوں کی کئی اقسام ہیں جو موقع اور جذبات کے لحاظ سے گائے جاتے ہیں۔ چند اہم اقسام درج ذیل ہیں:

(الف) شادی بیاہ کے گیت (Lāṭ Gīt)

www.studyvillas.com

بلوچ معاشرے میں شادی بیاہ کے موقع پر گائے جانے والے گیت نہایت دلکش اور خوشی کے جذبات سے بھرپور ہوتے ہیں۔ یہ گیت عموماً **عورتیں اجتماعی طور پر** گاتی ہیں۔ ان میں دلہن کی خوبصورتی، دولہا کی تعریف، اور خاندان کی خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔

مثلاً:

"دل انت خوشی انت، گُلین انت"

(دل خوش ہے، ماحول خوشبوؤں سے بھرا ہے)

(ب) محبت اور جدائی کے گیت *(Ishqi Gīt)*

یہ گیت بلوچ شاعری کی جان ہیں۔ ان میں عشق کی شدت، محبوب کی جدائی، یا محبت میں قربانی کے جذبات بیان کیے جاتے ہیں۔ اکثر گیتوں میں **محبوب کا انتظار، دکھ، اور جدائی کا درد** جھلکتا ہے۔

مثلاً:

"دل منی بر، دُور انت تو"

(میرا دل تیری طرف ہے، تُو دور ہے)

(ج) جنگی اور قبائلی گیت *(Razmī Gīt)*

www.studyvillas.com

بلوچ قوم بہادری اور غیرت میں مشہور ہے۔ جنگوں اور قبائلی لڑائیوں کے موقع پر گائے جانے والے گیت **جوش، جذبے اور حوصلے** سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ان گیتوں میں دشمن پر فتح، قبیلے کی عزت، اور شہادت کے جذبات بیان کیے جاتے ہیں۔

مثلاً:

"شمشیر منے یار انت، خون دشمن بہار انت"

(میری تلوار میرا دوست ہے، دشمن کا خون بہار ہے)

(د) لوری یا بچوں کے گیت *(Lullabies)*

بلوچ مائیں بچوں کو سلانے کے لیے محبت بھرے گیت گاتی ہیں۔ ان میں ماں کی شفقت، دعائیں، اور نرمی کی کیفیت پائی جاتی ہے۔

مثلاً:

"سُو جاں منی لال، خداں تراں پاہ دار"

(سو جا میرے لال، خدا تیرا نگہبان ہو)

(ہ) مزدوری اور کام کے گیت *(Mazdūrī Gīt)*

www.studyvillas.com

یہ گیت کسان، چرواہے، یا مچھیرے کام کے دوران گاتے ہیں تاکہ محنت آسان اور دل خوش رہے۔ ان میں زندگی کے تجربات، فطرت، اور جدوجہد کا بیان ہوتا ہے۔

مثلاً:

"موجاں بہ دریا، دل من بہ ہوا"

(سمندر کی موجیں ہیں، میرا دل ہوا میں ہے)

(و) غم و الم کے گیت (Mātamī Gīt)

کسی عزیز کی وفات پر عورتیں اور مرد غم کے گیت گاتے ہیں۔ ان گیتوں میں دکھ، صبر، اور یادوں کا بیان ہوتا ہے۔

مثلاً:

"نالاں منے دل، رفتاں یار من"

(میرا دل نالاں ہے، میرا یار چلا گیا)

---

4. بلوچی لوک گیتوں کے موضوعات

www.studyvillas.com

بلوچی لوک گیتوں کے موضوعات وسیع اور گہرے ہیں۔ ان میں انسانی زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے:

1. **محبت اور جدائی**

2. **ماں کی ممتا اور دعا**

3. **دوستی اور وفاداری**

4. **بہادری اور جنگ**

5. **فطرت، صحرا، پہاڑ، دریا**

6. **قبائلی زندگی اور رسم و رواج**

www.studyvillas.com

7. دکھ، ہجرت، غربت، اور قربانی

یہ موضوعات بلوچ معاشرتی ڈھانچے اور جذباتی گہرائی کو نمایاں کرتے ہیں۔

---

5. بلوچی لوک گیتوں میں خواتین کا کردار

بلوچی لوک گیتوں میں خواتین کا کردار نہایت اہم ہے۔ اکثر گیت خواتین کی آواز میں گائے جاتے ہیں، کیونکہ وہ ہی گھریلو، معاشرتی اور جذباتی زندگی کا مرکز ہوتی ہیں۔

بلوچ خواتین نے لوک گیتوں کے ذریعے **محبت، صبر، امید اور وفاداری** جیسے جذبات کو ہمیشہ زندہ رکھا۔

---

6. بلوچی لوک گیتوں میں موسیقی کا استعمال

بلوچی لوک گیتوں کی خوبصورتی میں **موسیقی** کا بنیادی کردار ہے۔ ان گیتوں میں عام طور پر درج ذیل ساز استعمال ہوتے ہیں:

www.studyvillas.com

1. **سرود** (ایک قدیم تار والا ساز)

2. **دنبورا** (بلوچ ثقافتی ساز)

3. **طبلا اور ڈھولک**

4. **سورنا (بانسری نما ساز)**

ان سازوں کی دھن پر جب لوک گیت گائے جاتے ہیں تو ان میں ایک روحانی اور جذباتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

---

7. بلوچی لوک گیت اور سماجی زندگی

بلوچی لوک گیت بلوچ معاشرتی زندگی کا جزوِ لازم ہیں۔ شادی بیاہ، میلوں، جنگوں، یا غم کے موقع پر یہ گیت لوگوں کو **جوڑنے، حوصلہ دینے، اور**

www.studyvillas.com

جذبات کے اظہار کا ذریعہ بنتے ہیں۔

یہ گیت بلوچ قوم کی **تاریخی یادداشت** اور **اجتماعی شعور** کے ترجمان ہیں۔

---

8. بلوچی لوک گیتوں کی ادبی اہمیت

بلوچی لوک گیتوں نے بعد میں آنے والی تحریری شاعری کو متاثر کیا۔ مستِ توکلی، جام درک، اور گل خان نصیر جیسے شعرا نے لوک گیتوں کی روایات سے استفادہ کیا۔ ان کے اشعار میں لوک گیتوں کی **سادگی، عشق، فطرت سے محبت، اور جذباتی صداقت** واضح طور پر نظر آتی ہے۔

---

9. لوک گیتوں کے ذریعے ثقافت کا تحفظ

بلوچی لوک گیت محض گانے نہیں بلکہ بلوچ قوم کی **تاریخ، ثقافت، اور زبان کے محافظ** ہیں۔ ان گیتوں میں وہ تمام روایات موجود ہیں جو کسی تحریری تاریخ میں نہیں ملتیں۔ ان کے ذریعے بلوچ قوم کی **نسلی شناخت، اخلاقی اقدار، اور جذباتی وحدت** قائم ہے۔

www.studyvillas.com

---

10. جدید دور میں بلوچی لوک گیتوں کا ارتقاء

جدید دور میں بھی بلوچی لوک گیت زندہ ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی، اور سوشل میڈیا کے ذریعے ان گیتوں کو نئی نسل تک پہنچایا جا رہا ہے۔

مشہور گلوکاروں جیسے **نعیم صابر، شکیلہ ناز، نصیبہ گلال، اور صادق مراد** نے ان گیتوں کو جدید دھنوں میں گایا، جس سے یہ روایت مزید مضبوط ہوئی۔

نتیجہ

بلوچی لوک گیت بلوچ قوم کے **دل کی آواز** ہیں۔ ان میں محبت، غیرت، بہادری، فطرت، دکھ اور زندگی کے تمام رنگ جھلکتے ہیں۔ یہ گیت بلوچ معاشرت کی روح اور ثقافت کے ستون ہیں۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ بلوچی لوک گیت نہ صرف بلوچی زبان کی ادبی شناخت ہیں بلکہ **بلوچ قوم کی اجتماعی یادداشت، فن، اور جذباتی ورثہ** بھی ہیں جو ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر *4:* درج ذیل شعراء پر نوٹ لکھیے — جام درک، ملا فاضل، عزت پنجگوری، رحم علی مری

بلوچی شاعری کی تاریخ میں ایسے نامور شعراء گزرے ہیں جنہوں نے اپنے فن کے ذریعے نہ صرف بلوچی ادب کو دوام بخشا بلکہ بلوچ قوم کی تہذیبی، اخلاقی اور سماجی اقدار کو بھی اجاگر کیا۔ ان شعراء نے مختلف ادوار میں مختلف حالات کے تحت اپنی شاعری کے ذریعے معاشرتی زندگی کی جھلکیاں پیش کیں۔ ذیل میں ان چار عظیم شعراء یعنی **جام درک، ملا فاضل، عزت پنجگوری، اور رحم علی مری** پر تفصیلی نوٹ پیش کیا جاتا ہے۔

جام درک *(Jam Durrak)*

جام درک بلوچی زبان کے اولین اور قدیم شعراء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کا زمانہ تقریباً **چودھویں یا پندرہویں صدی عیسوی** بتایا جاتا ہے۔ وہ بلوچستان کے ایک معزز قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور ان کا تعلق **مکران** کے علاقے سے بتایا جاتا ہے۔

www.studyvillas.com

جام درک کی شاعری کو بلوچی زبان کی **ابتدائی شاعری** میں سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ وہ بلوچی ادب کے **بابائے شاعری** کہلائے جاتے ہیں۔ ان کے اشعار میں **سادگی، خلوص، فطرت پسندی، اور انسان دوستی** نمایاں ہیں۔

جام درک کی شاعری کے نمایاں پہلو:

1. **موضوعات کی وسعت:** ان کی شاعری میں محبت، اخلاقیات، بہادری، اور سماجی اقدار پر زور دیا گیا ہے۔

2. **تصوف اور روحانیت:** ان کے کلام میں صوفیانہ رنگ نمایاں ہے۔ وہ انسان اور خدا کے تعلق پر زور دیتے ہیں۔

3. **زبان و بیان:** ان کی زبان عام فہم اور سادہ ہے مگر اس میں معنویت کی گہرائی پائی جاتی ہے۔

www.studyvillas.com

4. **شاعری کا انداز:** ان کی نظموں میں مقامی رنگ اور دیہی زندگی کی جھلک واضح ہے۔

نمونہ شعر (ترجمہ کے ساتھ):

"زندگی وہی اچھی جو حق کے راستے پر چلے،
جس دل میں محبت ہو، وہی خدا کا گھر ہے۔"

یہ شعر ان کی اخلاقی اور روحانی سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔ جام درک کی شاعری نے بعد کے بلوچی شعراء کو راہ دکھائی اور وہ بلوچی ادب کے بنیادی ستونوں میں شامل ہیں۔

ملا فاضل *(Mulla Fazil)*

ملا فاضل بلوچی زبان کے مشہور شاعر، عالم، اور فلسفی تھے۔ ان کا تعلق **کیچ مکران** سے تھا۔ وہ اٹھارویں صدی کے معروف ادیب اور صوفی شاعر مانے جاتے ہیں۔ ان کی شاعری میں **دینی رنگ، اصلاحی فکر، اور انسانی ہمدردی** کے جذبات نمایاں ہیں۔

www.studyvillas.com

شخصیت اور علمیت:

ملا فاضل نہ صرف شاعر بلکہ **عالمِ دین** بھی تھے۔ ان کی شاعری میں قرآن و سنت کی تعلیمات کا اثر نمایاں ہے۔ وہ اپنے اشعار کے ذریعے لوگوں کو **اخلاق، عدل، اور بھائی چارے** کا درس دیتے ہیں۔

ان کی شاعری کے موضوعات:

1. اخلاقی اصلاح: انسان کو نیکی، سچائی، اور پرہیزگاری اختیار کرنے کی ترغیب۔

2. **تصوف:** خدا کی محبت، انسان کی عاجزی، اور دنیا کی بے ثباتی ان کے کلام کا مرکزی نکتہ ہے۔

3. **علم و حکمت:** وہ علم کو انسان کی اصل طاقت قرار دیتے ہیں۔

4. **سماجی شعور:** ان کے اشعار میں عوامی مسائل اور طبقاتی ناہمواریوں کی جھلک ملتی ہے۔

www.studyvillas.com

ادبی خدمات:

ملا فاضل نے بلوچی زبان کے **فکری اور اخلاقی ادب** کو فروغ دیا۔ ان کے اشعار میں ایک خاص روحانی کیف پایا جاتا ہے جو قاری کے دل کو متاثر کرتا ہے۔

نمونہ شعر (ترجمہ کے ساتھ):

"دنیا کے میلے میں سچائی نایاب ہے،
جو خدا کو پہچان لے، وہی کامیاب ہے۔"

یہ اشعار ان کی خدا پرستی اور روحانی فکر کو ظاہر کرتے ہیں۔

عزت پنجگوری *(Izzat Panjguri)*

عزت پنجگوری کا شمار **اٹھارویں صدی کے معروف بلوچی شعراء** میں ہوتا ہے۔ وہ بلوچستان کے علاقے **پنجگور** میں پیدا ہوئے، اسی نسبت سے ان کا لقب "پنجگوری" مشہور ہوا۔ ان کا زمانہ **سماجی اور سیاسی انتشار** کا دور تھا، جب بلوچ معاشرہ جنگوں، خانہ بدوشی، اور ظلم و جبر سے گزر رہا تھا۔

ان کی شاعری کی خصوصیات:

www.studyvillas.com

1. **سماجی حقیقت نگاری:** عزت پنجگوری نے اپنے اشعار میں معاشرتی ناانصافیوں، طبقاتی فرق، اور انسانی دکھوں کو بیان کیا۔

2. **انسان دوستی:** ان کا پیغام انسانیت، اخوت، اور انصاف پر مبنی ہے۔

3. **محبت اور فطرت:** ان کے گیتوں میں محبت کی پاکیزگی اور فطرت کی خوبصورتی جھلکتی ہے۔

4. **اصلاحی رنگ:** وہ اپنی شاعری کے ذریعے معاشرے کی اصلاح کے خواہاں تھے۔

ان کی ادبی اہمیت:

عزت پنجگوری نے بلوچی زبان کو ایک **سیاسی اور سماجی اظہار کا ذریعہ** بنایا۔ ان کی شاعری میں قوم پرستی کا ابتدائی تصور نمایاں نظر آتا ہے۔ ان کے اشعار بلوچ عوام کے احساسات اور دکھوں کی ترجمانی کرتے ہیں۔

www.studyvillas.com

نمونہ شعر (ترجمہ کے ساتھ):

"ظالم کی تلوار کند نہیں ہوتی،

پر مظلوم کی آہ آسمان ہلاتی ہے۔"

یہ شعر ان کی انصاف پسندی اور ظلم کے خلاف جدوجہد کے جذبے کو ظاہر کرتا ہے۔

رحم علی مری *(Rahm Ali Mari)*

رحم علی مری جدید دور کے بلوچی شاعر تھے جن کا تعلق **بلوچستان کے مری قبیلے** سے تھا۔ وہ بیسویں صدی کے وسط میں پیدا ہوئے۔ رحم علی مری نے **روایتی بلوچی شاعری میں نئے موضوعات** متعارف کرائے، جیسے قومی شعور، تعلیم، امن، اور سیاسی بیداری۔

ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات:

1. **قومی شعور:** ان کے اشعار میں بلوچستان کی آزادی، وحدت، اور ترقی کا پیغام نمایاں ہے۔

www.studyvillas.com

2. **سیاسی بیداری:** وہ نوجوانوں کو علم، اتحاد، اور جدوجہد کا درس دیتے ہیں۔

3. **محبتِ وطن:** رحم علی مری نے اپنی شاعری میں بلوچستان کی سرزمین، پہاڑوں، دریا، اور لوگوں سے محبت کا اظہار کیا۔

4. **سماجی اصلاح:** انہوں نے غربت، جہالت، اور ظلم کے خلاف آواز اٹھائی۔

ان کے کلام کا انداز:

رحم علی مری کی شاعری جدید اسلوب رکھتی ہے۔ انہوں نے **علامتی اور استعارتی زبان** استعمال کی، جس سے ان کے اشعار میں ادبی حسن پیدا ہوا۔

نمونہ شعر (ترجمہ کے ساتھ):

"بلوچ سرزمین ماں ہے،

اس کی مٹی خوشبو ہے، خون سے سینچی ہوئی۔"

www.studyvillas.com

یہ اشعار ان کی وطن دوستی اور جذباتی وابستگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

مجموعی جائزہ

ان چاروں شعراء — **جام درک، ملا فاضل، عزت پنجگوری، اور رحم علی مری** — نے اپنے اپنے دور میں بلوچی ادب کے مختلف پہلوؤں کو مضبوط کیا۔

شاعر	**دور**	**نمایاں خصوصیات**	**مرکزی موضوعات**
جام درک	ابتدائی دور	صوفیانہ رنگ، سادگی، انسانی اخلاق	محبت، خدا پرستی، فطرت
ملا فاضل	مذہبی و صوفی دور	اصلاحی فکر، دینی مضامین	اخلاق، عدل، علم

www.studyvillas.com

عزت	سماجی	ظلم کے خلاف آواز،	سماجی انصاف،
پنجگوری	حقیقت نگار	انسان دوستی	مساوات
رحم علی مری	جدید دور	سیاسی شعور، حب الوطنی	قومی اتحاد، ترقی، تعلیم

نتیجہ

جام درک، ملا فاضل، عزت پنجگوری، اور رحم علی مری بلوچی شاعری کے چار ایسے درخشاں ستارے ہیں جنہوں نے اپنے کلام کے ذریعے **بلوچ قوم کے جذبات، تاریخ، اور تہذیبی روح** کو ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔ ان کے کلام میں **محبت، انسان دوستی، فطرت پسندی، اور قومی بیداری** کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ ان شعراء کی بدولت بلوچی زبان نہ صرف زندہ بلکہ فکری طور پر بھی مضبوط اور معیاری ادب کی زبان بنی۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 5: بلوچی افسانے اور ناول کے ارتقائی سفر کا احوال قلم بند کیجیے۔

بلوچی ادب کی تاریخ بہت قدیم اور گہری جڑوں والی ہے۔ ابتدا میں بلوچی ادب کا محور شاعری تھی اور شاعری ہی بلوچ قوم کی تہذیب، تاریخ، جنگی روایات، اور جذبات کا اظہار تھی۔ تاہم وقت کے ساتھ ساتھ ادب میں نئے اصناف نے جنم لیا جن میں **افسانہ اور ناول** کو نمایاں اہمیت حاصل ہوئی۔ بلوچی نثر نے بیسویں صدی کے وسط میں ایک نیا ادبی سفر شروع کیا جو آگے چل کر بلوچی ادب کی بنیادوں کو مضبوط کرتا چلا گیا۔ ذیل میں بلوچی افسانے اور ناول کے ارتقائی سفر کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

ابتدائی دور — بلوچی نثر کی بنیادیں

بلوچی نثر کی ابتدا رسمی طور پر انیسویں صدی کے آخر یا بیسویں صدی کے آغاز میں ہوئی۔ اس سے پہلے بلوچی زبان میں نثر کی صورت میں صرف **قصے، روایتی داستانیں، قبیلوی تاریخیں** یا **مذہبی متون** موجود تھے۔ ان تحریروں کا اسلوب زیادہ تر **بیانیہ اور واقعاتی** تھا۔

www.studyvillas.com

بلوچی افسانہ دراصل اردو اور فارسی ادب سے متاثر ہو کر وجود میں آیا۔ برطانوی استعمار کے زمانے میں جب تعلیم عام ہوئی، پرنٹ میڈیا اور اخبارات نے ترقی کی، تو بلوچی ادیبوں کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے ایک نیا ذریعہ ملا۔ یوں بلوچی نثر کے ساتھ ساتھ **افسانے اور ناول** کا باقاعدہ دور شروع ہوا۔

بلوچی افسانے کی ابتدا

بلوچی افسانے کی ابتدا بیسویں صدی کے وسطی حصے میں ہوئی، جب بلوچستان میں سماجی اور سیاسی شعور بڑھنے لگا۔ اس زمانے میں بلوچ ادیبوں نے **اردو اور فارسی ادب** سے اثر قبول کیا اور اسے اپنی زبان و ثقافت کے مطابق ڈھالنا شروع کیا۔

پہلا دور *(1950–1970)*: بلوچی افسانے کی بنیاد

بلوچی افسانے کی باقاعدہ شروعات ***1950* کی دہائی** میں ہوئی۔ اس دور کے افسانہ نگاروں نے بلوچ معاشرے کی حقیقتوں، روایات، طبقاتی ناہمواری، غربت، جہالت، اور سماجی ناہمواریوں کو اپنی کہانیوں کا موضوع بنایا۔

www.studyvillas.com

اہم افسانہ نگار:

1. **غلام محمد طیب** – بلوچی نثر کے اولین افسانہ نگاروں میں سے ایک تھے۔ ان کے افسانے حقیقت پسندی اور سماجی شعور سے بھرپور تھے۔

2. **عطا شاد** – بنیادی طور پر شاعر تھے، مگر ان کی نثر میں بھی فکری گہرائی اور بلوچی قوم کی احساسِ محرومی نمایاں نظر آتی ہے۔

3. **رشید بلوچ** – انہوں نے بلوچ عورت کی زندگی، روایتی قبیلوی نظام، اور محبت و بغاوت کے موضوعات پر لکھا۔

4. **عبداللہ جان جمالدینی** – جدید بلوچی نثر کے معماروں میں شامل ہیں۔ ان کے افسانوں میں فکری گہرائی، ادبی حسن، اور اصلاحی پیغام نمایاں ہے۔

موضوعات:

www.studyvillas.com

- قبیلوی رسم و رواج

- عورت کی حیثیت

- غربت اور طبقاتی تفریق

- حب الوطنی اور سیاسی شعور

- محبت، قربانی، اور انسانیت

خصوصیات:

اس دور کے افسانے **سادہ زبان، علامتی انداز، اور اخلاقی پیغام** پر مشتمل تھے۔ ان میں بیانیہ طرز غالب تھا، مگر حقیقت نگاری کی جھلک بھی نمایاں تھی۔

www.studyvillas.com

دوسرا دور *(1970–1990)*: حقیقت نگاری اور جدید شعور

1970 کے بعد بلوچی افسانہ ایک نئے دور میں داخل ہوا۔ اب افسانہ محض قبیلوی کہانی نہیں رہا بلکہ اس میں **سیاسی شعور، طبقاتی جدوجہد، اور معاشرتی تبدیلی** کے موضوعات شامل ہو گئے۔

اہم افسانہ نگار:

1. **غلام حسین عارف** – انہوں نے بلوچی سماج کی تلخ حقیقتوں، ظلم، اور ناانصافی کو اپنے افسانوں کا موضوع بنایا۔

2. **مصور بلوچ** – جدید اسلوب کے حامل ادیب تھے۔ ان کے افسانے علامتی اور تجریدی نوعیت کے تھے۔

3. **کلیم شاد** – ان کے افسانے نفسیاتی تجزیے پر مبنی تھے، جن میں انسان کی داخلی کشمکش کو پیش کیا گیا۔

www.studyvillas.com

4. **نصیر بیزنjo** – ان کے افسانوں میں بلوچستان کے سیاسی حالات اور عوامی جدوجہد کی عکاسی ملتی ہے۔

موضوعات:

- سیاسی بیداری
- ظلم و استحصال کے خلاف آواز
- عورت کی آزادی
- طبقاتی نظام کی مخالفت
- قومی شعور اور شناخت

خصوصیات:

www.studyvillas.com

اس دور کے افسانے **حقیقت نگاری، علامت نگاری، اور جدید تکنیک** سے بھرپور تھے۔ ان میں کردار حقیقی زندگی کے مظاہر بن کر سامنے آتے ہیں۔

تیسرا دور *(1990*–موجودہ دور*)*: جدید افسانے کا ارتقا

1990 کے بعد بلوچی افسانے میں **نفسیاتی اور فلسفیانہ** رجحانات ابھرنے لگے۔ نئے لکھاریوں نے کہانی کو **موضوعاتی وسعت** دی۔ اب کہانیوں میں **شہری زندگی، جدید تعلیم، ٹیکنالوجی، بے روزگاری، عورت کا کردار، اور سیاست** جیسے نئے موضوعات شامل ہو گئے۔

اہم جدید افسانہ نگار:

1. **اکرم بلوچ**
2. **نذر بلوچ**
3. **حمیدہ بلوچ**

www.studyvillas.com

4. سلیم شاہد

ان افسانہ نگاروں نے کہانی کو جدید عالمی رجحانات سے جوڑا۔ ان کے افسانوں میں **علامتی اسلوب، داخلی تجزیہ، اور موضوعاتی گہرائی** نمایاں ہے۔

جدید افسانے کی خصوصیات:

- جدید بیانیہ تکنیک *(Stream of Consciousness)*
- علامتی اور تمثیلی انداز
- سماجی حقیقتوں کا گہرا تجزیہ
- عورت کی خود مختاری
- نئی نسل کے مسائل

www.studyvillas.com

بلوچی ناول کا ارتقائی سفر

بلوچی نثر میں افسانے کے بعد ناول ایک دیر سے مگر مضبوط صنف کے طور پر سامنے آیا۔ ناول چونکہ طویل نثری کہانی ہوتی ہے اس لیے اسے بلوچی ادب میں مقبول ہونے میں وقت لگا۔

بلوچی ناول کی ابتدا:

بلوچی ناول کی ابتدا *1970* کے بعد کے زمانے میں ہوئی۔ سب سے پہلے **عبداللہ جان جمالدینی** اور **غلام محمد طیب** جیسے ادیبوں نے کہانی نویسی سے ناول نگاری کی طرف قدم بڑھایا۔

اہم بلوچی ناول نگار:

1. **عبداللہ جان جمالدینی:**

ان کا ناول **"گل بند"** بلوچی ناول نگاری میں سنگِ میل سمجھا جاتا ہے۔ اس میں بلوچ معاشرت، ثقافت، اور سماجی تعلقات کی بھرپور عکاسی ہے۔

www.studyvillas.com

2. **غلام حسین عارف:**

ان کے ناولوں میں سیاسی حقیقت نگاری، معاشرتی مسائل، اور طبقاتی شعور نمایاں ہے۔

3. **سلیم شاہد:**

جدید بلوچی ناول نگاروں میں نمایاں نام ہے۔ ان کے ناول **عصری شعور، نفسیاتی تجزیہ، اور سماجی اصلاح** کے مظہر ہیں۔

4. **حمیدہ بلوچ:**

خواتین کی نمائندہ ناول نگار ہیں۔ ان کے ناولوں میں عورت کے سماجی مقام، محبت، اور جدوجہد کا ذکر ملتا ہے۔

بلوچی ناول کی خصوصیات

www.studyvillas.com

1. **سماجی حقیقت نگاری:** بلوچ معاشرت، رسم و رواج، اور ثقافتی تضادات کا بیان۔

2. **سیاسی بیداری:** بلوچ قوم کے سیاسی شعور اور حقوق کی جدوجہد کی جھلک۔

3. **عورت کی عکاسی:** عورت کو محض مظلوم نہیں بلکہ ایک مضبوط اور باشعور کردار کے طور پر دکھایا گیا۔

4. **لسانی حسن:** بلوچی زبان کے محاورات، کہاوتوں اور روزمرہ کی زبان نے ناولوں کو زندگی بخشی۔

مجموعی تجزیہ

www.studyvillas.com

بلوچی افسانہ اور ناول دونوں نے بلوچ معاشرے کی فکری، سیاسی، اور ثقافتی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ افسانہ جہاں مختصر مگر اثرانگیز بیانیہ فراہم کرتا ہے، وہیں ناول نے بلوچی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا۔

صنف	**آغاز**	**اہم نمائندے**	**نمایاں موضوعات**
افسانہ	*1950* کی دہائی	غلام محمد طیب، عطا شاد، رشید بلوچ	سماجی حقیقت، عورت کی حیثیت، قومی شعور
ناول	*1970* کے بعد	عبداللہ جان جمالدینی، سلیم شاہد	بلوچ ثقافت، سیاست، محبت، اصلاح

www.studyvillas.com

نتیجہ

بلوچی افسانہ اور ناول کا ارتقائی سفر بتاتا ہے کہ بلوچی ادب محض شاعری تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے جدید نثر کی تمام اصناف کو کامیابی سے اپنایا ہے۔ ان اصناف نے بلوچی زبان کو **فکری گہرائی، عصری شعور، اور ادبی تنوع** عطا کیا۔ آج بلوچی افسانہ اور ناول نہ صرف بلوچستان بلکہ پاکستان کے مجموعی ادبی منظرنامے میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

www.studyvillas.com